پاکستانی حجاج کی بہبود کے لیے چند تجاویز

جناب سید اسعد گیلانی صاحب - ایم - این اے

پاکستان کا حاجی جس والہیت کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور پھر غریبی کی حالت میں عمر بھر تھوڑی تھوڑی کمائی بچا کر آخری عمر میں اس نیک سفر پر نکلتا ہے، اس کا مستحق ہوتا ہے کہ اُسے قدم بہ قدم محبت کیش رفیق اور ایثار پیشہ کارکن اور خدمت پسند رضا کار آ آ کر ملیں اور ایک طرف اپنی حکومت کے کارندے اس کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے والے ہوں اور دوسری طرف سعودی حکومت کے افسران اور کارکن اور شہری گویا اس کے مخلص میزبان ثابت ہوں ــ مگر پاکستانی حاجی اپنی غریبی اور کم علمی اور کمزور صحت کے ساتھ جس درماندگی کا شکار ہوتا ہے اس میں کوئی بھی کمی کرنے والا اُسے نہیں ملتا۔ نہ حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کا لحاظ ہے اور نہ حاجی اور ملازم اور رضا کار حضرات اس بے والی وارث حاجی کی رہنمائی یا دلجوئی یا مدد کرنے پر تیار ہوتے ہیں۔ یہ مظلوم ترین مخلوق عبادات کے شوق میں خدا کے حرم میں جگہ جگہ دھکے کھاتی پھرتی ہے۔ اس قصے کو اسعد گیلانی صاحب نے اپنے تجربے کی روشنی میں بڑے مؤثر ادیبانہ انداز میں لکھا، مگر افسوس کہ جگہ کی کمی نے مجبور کیا کہ ان کے جائزۂ حالات کے اہم پہلو کو چھوڑ کر صرف ان کی تجاویز کو شائع کر دیا جائے۔ (ن۔ ص)

۱ــــ پاکستانی حجاج کا تمام نظم ونسق حکومتِ پاکستان کو اپنے ذمہ لینا چاہیے کیونکہ اکثر مسلمان ممالک کی منظم اور مہذب حکومتیں حجاجِ کرام کے تمام مناسک حج کو بہ سہولت ادا کرنے کے لیے ملک کے اندر اور باہر قدم قدم پر ان کی مدد اور حفاظت کرتی ہیں۔

۲ــــ چند منتخب افراد پر مشتمل ایک وفد بنایا جائے جو حکومتِ ایران، ترکی، انڈونیشیا اور نائیجیریا کی حکومتوں کے انتظامات کا گہرا مطالعہ کرے اور ان کی روشنی میں پاکستانی حجاج کے انتظامات کے سلسلے میں جامع منصوبہ تیار کرے۔

۳ــــ حکومتِ پاکستان کا وزارتی سطح پر ایک کمیشن سعودی حکومت سے حجاج کی سہولتوں کے بارے میں باقاعدہ مذاکرات کرے اور تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر ایک معاہدے پر دستخط کرے تاکہ سعودی عرب کی حکومت پاکستانیوں کے ساتھ ذمہ دارانہ اور مناسب طرزِ عمل اختیار کرے۔

۴ــــ پاکستان میں حاجیوں کی تربیت اور رہنمائی کے سلسلے میں جو کیمپ لگائے جاتے ہیں ان میں مناسکِ حج اور معلوماتِ حج کے علاوہ سعودی عرب کے بارے میں معلومات، زبان، روزمرہ کے ضروری الفاظ، آنے والی مشکلات اور اُن سے بچنے کی تدابیر کے عملی پہلوؤں سے بھی حجاج کو آگاہ کیا جائے۔

۵ــــ جدہ میں ہر فلائیٹ پر نمایاں بیج اور بینر کے ساتھ پاکستانی حاجیوں کے استقبال کا انتظام، ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی دروازے پر نمایاں استقبالیہ آفس، محصولات کے بارے میں رہنمائی اور سواریوں کی فراہمی۔ مکہ مکرمہ میں حکومت کے اہتمام میں اجتماعی قیام گاہیں اور رجسٹریشن، ہر حاجی کو لازماً شناختی کارڈ[1] کا اجرا، حرم کی آمد و رفت میں

[1] محض شناختی کارڈوں کا اجرا ہی کافی نہیں، دھات کی ایک (پوسٹ کارڈ سائز) تختی پر اوّلاً پاکستان، پھر حاجی کا نمبر، نمبر پاسپورٹ و تاریخ کا اجرا، صوبہ، ضلع، مقام، نام، ولدیت، زوجیت، معلّم کا نام، قیام کا مکان یا ٹینٹ اور گروپ انچارج کا نام درج ہو۔ یہ اندراجات اُردو، عربی، انگریزی تین زبانوں میں ہونے چاہئیں۔ جن خانوں کے اندراجات بدل (باقی برصفحہ آئندہ)

اجتماعی آمد و رفت اور حفاظت کا انتظام اور سعودی حکومت سے معاملات میں پاکستانی حکام کی مداخلت بہت ضروری ہے۔ میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ پاکستانی حکام کا سعودی حکام سے رابطہ نہ ہونے کے برابر ہے اور جہاں ہے وہاں فدویانہ ہے اور کمزوری پر مبنی ہے۔

۶ ــ حکومت پاکستان منیٰ میں بھی خود کیمپ لگانے کا بندوبست کرے اور اپنے حجاج کو معلمین کی چیرہ دستیوں اور بدانتظامیوں سے نجات دلوائے تاکہ کشادہ، ہوادار، بے بو، ستھری جگہ، وافر پانی، صاف ٹینٹ اور بیت الخلا میسر آسکیں۔ موجودہ حالت اس کے برعکس ہے۔

۷ ــ میرے علم میں ہے کہ بیوروکریسی کے سینکڑوں ارکان خدمتِ حجاج کے نام پر سعودی عرب میں کئی کئی ماہ کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور ان میں دفتری کارندے، ڈاکٹروں کے وفود اور دیگر عملہ شامل ہے۔ خدا جانے یہ لوگ کہاں رہتے ہیں۔ حاجیوں سے ملتے ملاتے میں نے انہیں کہیں نہیں دیکھا۔ ایسا انتظامی بندوبست کیا جائے کہ ان پر خرچ ہونے والا لاکھوں روپیہ خدمتِ حجاج کی صورت میں واقعی وصول ہو سکے۔ نیز سارے عملے اور انتظام کی مسلسل چیکنگ گشتی یا معائنہ ٹیموں کے ذریعے ہوتی چاہیے۔

۸ ــ گروپ اسکیم کو مؤثر و فعال بنانا چاہیے اور گروپ لیڈر صرف اُسے مقرر کیا جائے جو پہلے کم از کم ایک یا دو دفعہ حج کر چکا ہو۔ جوان ہو، ذمہ دار ہو اور با صلاحیت ہو اور وہاں جاکر نظم قائم کرنے کی پوزیشن میں ہو تاکہ مکہ میں جاکر گروپ منتشر نہ ہو جائے۔

۹ ــ حج کو غیر معمولی گراں کر دیا گیا ہے جو ایک عبادت ہے۔ حکومت ان اخراجات کو کم کرنے کی کوشش کرے۔ حج کے اخراجات کو بیس ہزار کے اندر اندر ہونا چاہیے۔ حکومتِ ایران

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

جاتے ہوں۔ ان کی جگہ پر پلاسٹک کی نئی چیپیاں لگانا ممکن ہے اور یہ تختیاں کندھے یا سینے پر لگی ہوں یا عورتوں اور بچوں کے گلے میں لٹکی ہوں۔ اسی طرح کے لیبل سامان کے ہر تگ اور ہر بکس یا ہینڈل پر لگے ہوں۔ (ف ۔ ح)

اپنے حجاج کو سبسڈی دیتی ہے۔ ضرورت ہو تو پاکستان میں بھی ایسا کیا جائے۔ نام نہاد ڈویلپمنٹ سکیموں کے ذریعے ملک میں ایک لوٹ کا عالم ہے اور کروڑوں روپیہ افسروں کی عیاشیوں اور ملازمتوں پر صرف ہو رہا ہے۔ اگر سالانہ چند کروڑ روپے حج سبسڈی کے لیے متعارف کرا دیے جائیں تو اسلامی نظام کے قیام کے سلسلے میں ایک قدم کی پیش رفت ہو سکتی ہے۔

۱۰۔ اگر معلم کا ادارہ ختم نہیں ہو سکتا تو کم از کم حکومتِ پاکستان سعودی حکومت سے سفارش کرے کہ:

ا: ان کا کوٹہ ختم کر دیا جائے۔

ب: نااہل غیر حاضر معلمین کو ختم کیا جائے۔

ج: جس معلم کے خلاف تنو شکایات آجائیں اس کا لائسنس منسوخ کیا جائے۔

د: رہائش کا انتظام معلم کے دائرہ کار سے باہر لے آیا جائے جو حکومت خود سرانجام دے۔

۱۱۔ حکومتِ سعودی عرب کو آنے والے حجاج کی پسندیدہ یا چند ضروری زبانوں میں ایک ایسا کتابچہ خود تیار کر کے مفت فراہم کرنا چاہیے جس میں حاجی کو مقامات و مناسکِ حج کے متعلق تصاویر کے ساتھ رہنمائی دی گئی ہو۔ تمام سرکاری واجبات کا اس میں اندراج ہو کہ کون سی رقم کہاں دینی ہے۔ تمام معلمین کے تفصیلی پتے اور کوائف درج ہوں۔ جن محکموں یا دفتروں سے حاجی کو واسطہ پڑتا ہو اس کا تذکرہ کیا جائے۔ ذرائع سفر اور ان کے کرایہ جات اور سفروں کے فاصلے وغیرہ سب لکھے ہوں۔ حاجی کو بتایا جائے کہ اسے کوئی تکلیف یا نقصان پہنچے یا اُسے ستایا جائے تو کس معاملے میں وہ کس شخص یا ادارے سے رجوع کرے۔ نمایاں ہوٹلوں کے قیام کے متعلق اہم معلومات اور ان کے مصارف اور ان کی فراہم کردہ خدمات وغیرہ کا تذکرہ بھی کیا جائے۔

۱۲۔ حکومتِ سعودی عرب پاسپورٹ و ویزا دفاتر کے علاوہ ہوائی جہاز کے کسٹم کاؤنٹر یا دیگر ضروری دفاتر میں ایسے ترجمان فراہم کرے جو زمانہ حج میں باہر سے آنے والوں کے لیے سہولت کا باعث ہوں۔